© rasailojaraid.com

نظرات

یہ خبر دنیا بھر کے تمام امن پسند ممالک اور انسان دوست افراد جماعت کے لئے انتہائی خوش آئند اور باعث اطمینان ہے کہ آٹھ سالہ طویل ترین اور بے معنی خلیجی جنگ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد ۵۹۸ کے پیش نظر جو ۲۰ جولائی ۱۹۸۷ء کو پاس کی گئی تھی اب ایک سال کی مدت پوری ہونے کے بعد ایران نے اس قرارداد کو بلا شرط تسلیم کر لیا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مذکورہ قرارداد میں سب سے پہلے ایران و عراق کو فوری جنگ بندی کرنے، بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ سرحدوں تک دونوں ممالک کی فوجوں کی واپسی اور جنگ کے دوران قیدی بنائے گئے سپاہیوں کے تبادلے کی بات کہی گئی ہے۔ جنگ بندی کے نفاذ اور مقبوضہ علاقوں سے دونوں ممالک کی فوجوں کے انخلاء کی نگرانی کے لئے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل جناب کویار ایک نگرار ٹیم مقرر کریں گے۔ اور دونوں ملکوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ تمام متنازعہ امور معاملات کا تصفیہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کی مدد سے کریں۔

آٹھ سال تک مسلسل جنگ کے باوجود ایران و عراق دونوں نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ اس جنگ میں قطعی فتح یا شکست کسی بھی فریق کو نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہو سکتی۔ یہ بات دونوں کے مفاد میں ہے کہ "جنگ بندی" سے اتفاق کر لیا جائے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں "جنگ بندی" کی قرارداد کو قبول کر لیا جائے۔

اس جنگ کے آغاز سے اب تک اقوام متحدہ، ناوابستہ تحریک، اسلامی کانفرنس اور عرب لیگ کی جانب سے بھی اور بڑی طاقتوں کی طرف سے بھی ان دونوں ملکوں سے بارہا اپیل کی گئی تھی کہ وہ فوری "جنگ بندی" کو قبول کر لیں اور اس وسیع پیمانہ پر جو جانی و مالی نقصانات ہو رہے ہیں اسے روک دیں جس سے مجموعی طور پر کسی بھی ملک کا کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے۔

ہمیں اس وقت اس بحث میں نہیں الجھنا ہے کہ اس خونیں جنگ کا پس منظر کیا تھا، اسباب وعوامل کیا تھے اور کن حالات اور مجبوریوں کے پیش نظر دونوں اسلامی اور پڑوسی ممالک جارحیت پر اتر کر اپنے اپنوں ہی کے گلے کاٹ رہے تھے؟ اور دنیا بھر کے ممالک، ملکی، عالمی اور بین الاقوامی تنظیمات کی "جنگ بندی" کی مسلسل کوششوں کے باوجود کس طرح دونوں ملک باہم دست وگریباں، سامراجی قوتوں کے آلۂ کار اور اسرائیل کے ناپاک مقاصد اور مکروہ عزائم کی تکمیل کرتے رہے۔ ایران، عراق جنگ کی وجہ سے سامراجی اور صیہونی قوتوں اور اسلام دشمن عناصر کو یہ موقع ملا کہ وہ اس پورے خطہ میں اپنی عسکری قوت اور اسلحہ سازی میں اضافہ کرے۔ چنانچہ اس سے نہ صرف خلیجی ملکوں بلکہ برصغیر کے اس پورے علاقے کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ حال ہی میں بلا جواز ایران کے مسافر بردار جہاز پر امریکہ کا قاتلانہ اور سفاکانہ حملہ جس میں جہاز کے عملہ سمیت سو سے زائد مسافر ہلاک ہوئے سامراجی سازش کا ایک حصہ ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خطہ میں امریکہ کی موجودگی کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غالباً اس دردناک انسانی المیہ سے متاثر ہو کر ہی ایران نے اب بلا شرط عراق سے جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ کی قرارداد پر ازسر نو غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بلاشبہ یہ جنگ دورِ حاضر کی تاریخ میں سب سے زیادہ بھیانک، تباہ کُن اور طویل ترین جنگ تھی جس میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق دس لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے اور اس سے کہیں زیادہ زخمی اور مجروح ہو کر زندگی بھر کے لئے بیکار اور معذور ہو گئے۔ دونوں ملکوں کی معیشت اور اقتصادیات پوری طرح تباہ ہو کر رہ گئیں۔ شہر کے شہر ویران اور کارخانے تباہ ہو گئے۔ آٹھ سال کی اس بے معنیٰ جنگ میں جو تباہی اور نقصانات ہوئے اس کی پھر سے بحالی اور تعمیر کے لئے کئی دہائیاں درکار ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کی قرارداد میں "مناسب بین الاقوامی امداد" سے دونوں ملکوں کی معیشت کی بحالی اور تعمیر و ترقی کی بات بھی کہی گئی ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ بین الاقوامی امداد اور تعاون کے بغیر دونوں ملکوں کی تباہ شدہ معیشت کی بحالی کا تصور ممکن نہیں ہے۔

یو۔ این۔ آئی کی رپورٹ اور اخباری اطلاعات کے مطابق ایران وعراق کی معیشت کی بحالی پر کم از کم چار سو ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔ اس لئے کہ جنگ کے دوران دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کی اقتصادی تنصیبات کو تباہ کیا ہے دونوں فریق ایک دوسرے کے پیداواری مرکزوں پر مسلسل حملے کرتے رہے۔ تاکہ ایک دوسرے کو اقتصادی طور پر تباہ و برباد کر سکیں۔ ماہرین کا کہنا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ یہ جنگ کا منصوبہ بنانے والوں کی ایسی حکمت عملی ہے جس کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے۔ ایسا اس لئے کیا جاتا ہے کہ فوجی ساز و سامان کی مرمت بہت تیزی کے ساتھ ہو جاتی ہے مگر اقتصادی تنصیبات کی تباہی کا جنگ کی پوری کارروائی پر اثر پڑتا ہے کیونکہ ان تنصیبات کو دوبارہ کارآمد بنانے میں کافی دقت لگ جاتا ہے۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک جو ایک سو تہتر بین ملکی جنگیں ہوئی ہیں ان میں یہ حکمت عملی کامیاب رہی ہے۔

ایک اندازہ کے مطابق دونوں ملکوں کی جنگ سے برباد معیشت کی بحالی میں کم از کم بیس سال لگ جائیں گے۔ جنگ سے قبل ایران روزانہ تقریباً تیس لاکھ بیرل تیل پیدا کرتا تھا، جزیرۂ خرگ میں اور اس کے اردگرد عراق کی پیداوار پچاس فیصد سے بھی کم ہو گئی۔ اسی طرح جنگ سے پہلے عراق دس لاکھ ستر ہزار سے بیس لاکھ بیرل تک روزانہ تیل پیدا کرتا تھا۔ مگر شام سے گذرنے والی پائپ لائن کے بند ہونے اور ترکی سے گذرنے والی پائپ لائن کو شدید نقصان پہونچنے پر عراق کے تیل کی پیداوار تقریباً صفر ہو گئی۔ عراق نے ترکی سے گذرنے والی پائپ کی جلد مرمت کر کے پانچ سو سے سات سو بیرل روزانہ تیل کی پیداوار شروع کر دی اور پیداوار مستقل طور پر اب بحال ہونے کے امکانات ہیں۔

بہرحال اب جبکہ ایران نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے تو امید کی جانی چاہیئے کہ فریقین اس بے فیض جنگ کے بھیانک نتائج کا بھرپور احساس کریں گے اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ کسی بھی طرف سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مستقبل میں کوئی ایسا قدم ہرگز نہ اٹھایا جائے جس سے نہ صرف خلیجی ممالک اس سے متاثر ہوں بلکہ امن عالم اور سلامتی کو خطرات لاحق ہوں۔

خدا کرے دونوں ملکوں کے سربراہ پوری تندہی اور سنجیدگی سے اپنے ملک کے اندرونی مسائل ومشکلات کو حل کرنے اور متاثرین کو بحال کرنے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں اور امن عالم کے کاز کو آگے بڑھانے میں اپنا تعاون دیں۔ ع

شاید کہ ترے دل میں اُتر جائے مری بات

اسلام کا اقتصادی نظام

تالیف: مجاہد ملت مولانا محمد حفظ الرحمٰنؒ

ایک عظیم الشان کتاب جس میں اسلام کے پیش کئے ہوئے اصول وقوانین کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے تمام معاشی نظاموں میں صرف اسلام کا اقتصادی نظام ہی ایسا نظام ہے جس نے محنت وسرمایہ کا صحیح توازن قائم کرکے اعتدال کا راستہ نکالا ہے اور جس پر عمل کرنے کے بعد سرمایہ ومحنت کی کشمکش ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتی ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کے ساتھ ساتھ موجودہ صنعتی اور معاشی مسائل کو حقیقت کے آئینے میں دیکھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ صفحات ۴۰۸، بڑی تقطیع قیمت/۲۰ روپے مجلد/۴۰ روپیے

ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com